قرآن پاک بذات خود ہماری آنکھیں ہے۔۔مختصر جائزہ۔

سورہ انعام۔آیات 50 تا 51۔پارہ 7

آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہو سکتے ہیں کیا تم غور نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اس آیت میں رسول ﷺ کا خطاب دیکھا۔رسول ﷺ فرماتے ہیں کیا اندھا اور آنکھوں والے برابر ہو سکتے ہیں کیا تم غور نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

آئیں قرآن پاک سے دیکھتے ہیں کہ کن لوگوں کے پاس آنکھیں ہیں ۔اور کون لوگ اندھے ہیں۔کیونکہ اللہ تعالیٰ سورہ بنی اسرائیل آیات 71 تا 72 پارہ 15 میں فرماتے ہیں ''جس دن ہم تمام لوگوں کو ان کے اماموں کے ساتھ بلائیں گے تو جن کا اعمال نامہ ان کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا وہ اپنے اعمال نامہ کو پڑھیں گے اور ان پر دھاگے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا اور جو اس دنیا میں اندھا بنا رہا پس وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا اور راستے سے بہت بھٹکا ہوا''

خواتین وحضرات!!

اب ہم قرآن پاک سے وہ آیات تلاش کریں گے اور ان لوگوں کو دیکھیں گے جو دنیا میں اندھوں کی طرح رہتے ہیں اور جو قیامت میں بھی اندھے ہی رہیں گے۔اور ان لوگوں کو بھی دیکھیں گے جو دنیا میں آنکھوں والے ہیں۔اور قیامت والے دن بھی وہ کامیاب ہوں گے۔

یہ کون لوگ ہیں کیا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نظروں میں اندھے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نظر میں آنکھوں والے ہیں۔اس کا جواب اور تفسیر قرآن پاک سے معلوم کرتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے پوچھتے ہیں دیکھتے ہیں کہ وہ ہمیں قرآن پاک کے زریعے کیا جواب دیتے ہیں۔

اس حصے میں ایک مختصر جائزہ پیش کر رہی ہوں البتہ تفصیل کے لیے میری کتاب دیکھیں ۔اندھے بہرے اور مردہ کسے کہتے ہیں۔

قرآن پاک کے علم کے بغیر ہم اندھے بہرے اور مردہ ہیں۔

سورہ البقرہ۔آیات 170 تا 171۔پارہ 2

اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اس چیز کی اطاعت کرو جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم تو اس طریقے کی اطاعت کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے اگر ان کے باپ دادا کچھ بھی نہ سمجھتے ہوں اور نہ وہ ہدایت پر ہوں اور کافروں کی مثال اس کی سی ہے جو ایسی چیز کے پیچھے چلاّئے جو سوائے پکارنے اور آواز کے کچھ بھی نہیں سنتے۔اس طرح یہ بہرے، گونگے اور اندھے ہیں جو کچھ نہیں سمجھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں بہرے، گونگے اور اندھے وہ لوگ ہیں جو اپنے باپ دادا کے راستے پر چل رہے ہیں اور قرآن کو کچھ نہیں سمجھتے اور باپ دادا کے راستے کی اطاعت کر رہے ہیں۔

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ قرآن پاک کی اطاعت کرو تو ان لوگوں کا جواب ہوتا ہے کہ ہم تو اپنے باپ دادا کی اطاعت کریں گے اگر چہ ان کے باپ دادا کچھ بھی نہ سمجھتے ہوں اور نہ ہی ہدایت پر ہوں یعنی وہ بھی گونگے، بہرے اور اندھے ہوں تو کیا یہ ان کے نقش قدم پر چلیں گے اگر انہوں نے ہدایت یعنی قرآن کو چھوڑا ہوا تھا تو کیا یہ بھی چھوڑیں گے اور کافروں یعنی فرقہ پرستوں کی مثال ایسی ہے جو کسی ایسی چیز کے پیچھے چلاّئے یا پکارے جو ان کی پکار سننے کی سوا کچھ بھی نہیں کر سکتے یعنی ان کے پاس زمین اور آسمانوں کی کی کوئی قدرت نہیں ہے قدرت تو ساری اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے

سورہ اعراف آیات 202 تا 203 پارہ 9
آپ ﷺ کہہ دو۔ میں تو صرف اس کی اطاعت کرتا ہوں۔ جو میرے رب کی طرف سے مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔ یہ تمھارے رب کی طرف سے آنکھیں ہیں۔ اور ہدایت اور رحمت ہے اُن لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔

آپ نے دیکھا۔

کہ ان آیات میں رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ میں تو صرف اس کی اطاعت کرتا ہوں۔ جو میرے رب کی طرف سے مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔ یہ تمھارے رب کی طرف سے آنکھیں ہیں۔ اور ہدایت اور رحمت ہے اُن لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔ یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ قرآن پاک ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

آئیں ان آیات کو زرا تفصیل سے دیکھتے ہیں۔۔

سورہ اعراف آیات 202 تا 203 پارہ 9

اور جب آپ ﷺ ان کے پاس کوئی معجزہ نہ لائیں۔ تو کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے خود کوئی معجزہ کیوں نہ بنالیا۔ آپ ﷺ کہیے۔ میں تو صرف اس کی اطاعت کرتا ہوں۔ جو میرے پروردگار کی طرف سے مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔ یہ تمھارے رب کی طرف سے آنکھیں ہیں۔ اور ہدایت اور رحمت ہے اُن لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔ اور جب قرآن پاک پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو۔ اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ رسول ﷺ معجزے طلب کرنے والوں کے جواب میں کہتے ہیں۔ کہ میں تو صرف وحی کی اطاعت کرنے والا ہوں۔ یہ تمھارے رب کی طرف سے آنکھیں ہیں۔ اور ایمان لانے والوں کیلیے ہدایت اور رحمت ہے۔

خواتین وحضرات

ہم لوگوں نے اپنی آنکھوں سے منہ موڑ رکھا ہے۔ ہدایت اور رحمت سے منہ موڑ رکھا ہے۔ اور قرآن پاک کی طرف سے کان بند کیے ہوئے ہیں۔ اور معجزوں کی تلاش میں ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو ہدایت اور رحمت کہا۔

کیا ہم جو خود کو رسول ﷺ کا اطاعت گزار کہتے ہیں۔ قرآن پاک کو ہدایت اور رحمت سمجھتے ہیں۔ اس پر ایمان لاتے ہیں۔ یعنی اس کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ کیا ہم آنکھوں والے ہیں۔ یا اندھوں کی طرح قرآن پاک پڑھ رہے ہیں۔

سورہ انعام۔ آیت 105۔ پارہ 7

بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں آگئی ہیں اب جو آنکھوں سے کام لے گا تو اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو اندھا بنے گا خود نقصان اٹھائے گا اور میں کوئی تمھاری حفاظت کرنے والا نہیں ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کہہ رہے ہیں۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں یعنی قرآن پاک آ گیا ہے۔ اب جو آنکھوں سے کام لے گا تو اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو اندھا بنے گا خود نقصان اٹھائے گا اور میں کوئی تمھاری حفاظت کرنے والا نہیں ہوں۔

خواتین وحضرات!

آئیں ان آیات کو زرا تفصیل سے دیکھتے ہیں۔

سورہ انعام۔ آیات 104 تا 106۔ پارہ 7

یہی اللہ تعالیٰ ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔ وہ ہر چیز کا وکیل ہے۔ آنکھیں اُسے نہیں پا سکتی۔ مگر وہ آنکھوں کو پالیتا ہے۔ اور وہ بڑا باریک بین خبردار ہے۔ بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں آگئی ہیں اب جو آنکھوں سے کام لے گا تو اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو اندھا بنے گا خود نقصان اٹھائے گا اور میں کوئی تمھاری حفاظت کرنے والا نہیں ہوں اسطرح ہم اپنی آیات کو بار بار مختلف طریقوں سے بیان کرتے ہیں کہ کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ تم کسی سے

پڑھ کر آتے ہو اور جو لوگ علم رکھتے ہیں ان پر ہم واضح کر دیں۔ اس کی اطاعت کرو جو آپ کے رب کی طرف سے آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور مشرکوں سے منہ موڑ لیجئے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے۔ اور ہم نے آپ ﷺ کو اُن پر محافظ بنا کر نہیں بھیجا۔ اور نہ آپ ﷺ اُن کے وکیل ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کہہ رہے ہیں۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں آ گئی ہیں اب جو آنکھوں سے کام لے گا تو اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو اندھا بنے گا خود نقصان اٹھائے گا اور میں کوئی تمھاری حفاظت کرنے والا نہیں ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ اس بات کو دہراتے ہیں۔ کہ اس کی اطاعت کرو جو آپ کے رب کی طرف سے آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور مشرکوں سے منہ موڑ لیجئے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے۔ اور ہم نے آپ ﷺ کو اُن پر محافظ بنا کر نہیں بھیجا۔ اور نہ آپ ﷺ اُن کے وکیل ہیں۔

خواتین وحضرات!

تینوں مثالوں میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور ایک مثال کو مختلف طریقوں سے بیان کیا پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دیکھو ہم کس طرح اپنی بات کو مختلف طریقوں سے کرتے ہیں تا کہ کوئی یہ نہ کہے کہ آپ ﷺ کسی سے پڑھ کر آتے ہیں اسی طرح اپنی بات کو مختلف کرنے کا ڈھنگ تو صرف اللہ تعالیٰ کو آتا ہے تا کہ علم والے لوگ جان لیں ان پر ہم حقیقت کو روشن کر دیں، کیونکہ علم والے لوگ زیادہ اچھے طریقے سے اللہ تعالیٰ کی بات کو سمجھتے ہیں مثالوں کو زیادہ اچھے طریقے سے سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات سے تعلیم کی اہمیت ثابت ہوتی ہے جس کے پاس تعلیم ہوگئی وہی آنکھوں کا صحیح استعمال کر سکتا ہے جس کے پاس علم نہیں ہوگا وہ آنکھوں کے ہوتے ہوئے بھی اندھا ہے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو علم کتنا محبوب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی بات کو علم والے لوگوں تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ ان پر واضح کرنا چاہتے ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی قرآن پاک کے ذریعے ممکن ہے۔ قرآن پاک ہماری آنکھیں ہے۔ وحی کی اطاعت کرو۔ تینوں مثالوں میں غور کریں۔ تینوں مثالوں میں قرآن پاک کی اطاعت کا حکم ہے۔

سورہ الجاثیہ۔ آیات 19 تا 20۔ پارہ نمبر 25

بے شک وہ آپ کے لیے اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کچھ بھی کام نہیں آ سکتے۔ اور بیشک ظالم لوگ ایک دوسرے کے ولی ہیں اور اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کا ولی ہے۔ یہ قرآن لوگوں کے لیے آنکھیں ہیں۔ اور جو لوگ اس پر یقین رکھتے ہیں ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دو قسم کے لوگوں کو دکھایا ہے۔ ایک قسم اُن لوگوں کی ہے۔ جن کی آنکھیں قرآن پاک ہے۔ جو قرآن پاک کو ہدایت اور رحمت سمجھتے ہیں۔ ان لوگوں کا نام پرہیزگار ہے۔ ان کا ولی اللہ تعالیٰ ہے۔

اور دوسری قسم اُن لوگوں کی ہے۔ جو ظالم ہیں۔ بے شک یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں آپ کے کچھ بھی کام نہیں آئیں گے۔

آپ نے دیکھا۔

کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے آنکھیں کہا۔ یعنی قرآن پاک ہماری آنکھیں ہے۔ اور جو لوگ اس پر یقین رکھتے ہیں ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ جو قرآن پاک کو ہدایت اور رحمت سمجھتے ہیں ان لوگوں کا نام پرہیزگار ہے۔ یقیناً پرہیزگاروں کا ولی یعنی دوست اللہ تعالیٰ ہے۔ ان آیات میں قرآن پاک کو ہدایت اور رحمت کے صفاتی ناموں سے پکارا گیا۔

آئیں ان آیات کو ذرا تفصیل سے دیکھتے ہیں۔۔

سورہ جاثیہ۔ آیات ت 19 تا 23۔ پارہ 25

بے شک وہ آپ کے لیے اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کچھ بھی کام نہیں آ سکتے۔ اور بیشک ظالم لوگ ایک دوسرے کے ولی ہیں اور اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کا ولی ہے۔ یہ قرآن لوگوں کے لیے آنکھیں ہیں۔ اور جو لوگ اس پر یقین رکھتے ہیں ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ وہ لوگ جو برائیاں کماتے ہیں۔ کیا وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ہم ان کو اُن لوگوں کی طرح کر

دیں گے۔ جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔ ان کا جینا اور مرنا برابر ہوگا۔ برا فیصلہ ہے جو وہ کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے تو آسمانوں اور زمین کو سچائی کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ تاکہ ہر انسان کو اس کی کمائی کا بدلہ دیا جائے۔ لوگوں پر ہرگز ظلم نہیں کیا جائے گا۔ پھر کیا تم نے کبھی اس کو دیکھا ہے۔ جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا لیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے علم کے باوجود اسے گمراہی میں پھینک دیا اس کے دل اور کانوں پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا اللہ کے بعد اب کون ہے جو اسے ہدایت دے کیا تم غور نہیں کرتے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دو قسم کے لوگوں کو دکھایا ہے۔ ایک قسم اُن لوگوں کی ہے۔ جن کی آنکھیں قرآن پاک ہے۔ یہ قرآن پاک کو ہدایت اور رحمت سمجھتے ہیں۔ ان لوگوں کا نام پرہیز گار ہے۔ ان کا ولی اللہ تعالیٰ ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے یعنی قرآن پاک کو سچ مانتے اور اسکی اطاعت کرتے ہیں یعنی صالح عمل کرتے ہیں۔ کیا یہ لوگ اور وہ لوگ برابر ہو سکتے ہیں۔ جنہوں نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا لیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے علم یعنی قرآن پاک کے باوجود اسے گمراہی میں پھینک دیا ہے ان کے دل اور کانوں پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا اللہ تعالیٰ کے بعد اب کون ہے جو انہیں ہدایت دے کیا تم لوگ غور نہیں کرتے۔

یہ دوسری قسم اُن لوگوں کی ہے۔ جو ظالم ہیں۔۔ بے شک یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں آپ کے کچھ بھی کام نہیں آئیں گے۔

آپ نے دیکھا۔

کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے آنکھیں کہا۔ یعنی قرآن پاک ہماری آنکھیں ہے۔ اور جو لوگ اس پر یقین رکھتے ہیں ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ جو قرآن پاک

کو ہدایت اور رحمت سمجھتے ہیں ان لوگوں کا نام پرہیز گار ہے۔ یقیناً پرہیز گاروں کا ولی یعنی دوست اللہ تعالیٰ ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ظالم کو اندھا، بہرہ اور مردہ کہہ رہے ہیں جس نے اپنے خواہش کو اپنا خدا بنا لیا ہے اور اللہ نے علم یعنی قرآن پاک کے باوجود اسے گمراہی میں پھینک دیا ہے اس کے دل اور کانوں پر مہر لگا دی ہے اور اس کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے اللہ تعالیٰ کے بعد اب کون ہے جو اس کو ہدایت دے کیا تم لوگ سبق حاصل نہیں کرتے جو اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو ہدایت نہیں سمجھتے اس کو پھر کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے علم کے باوجود وہ گمراہی میں پڑا ہوا ہے۔ یعنی جو قرآن پاک کو ہدایت نہیں سمجھتے۔ ان کے لیے کہیں بھی ہدایت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل اور کانوں پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔

سورہ یوسف۔ آیات 108۔ پارہ 13

آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ یہ میرا راستہ ہے اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں میں اور میرے اطاعت گزار پوری سمجھ سے اس پر ہیں اور اللہ تعالیٰ پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں

خواتین وحضرات!

نبی کریم ﷺ فرما رہے ہیں کہ یہ میرا راستہ ہے یعنی قرآن پاک۔ میں اور میرے اطاعت گزار پوری سمجھ سے اس پر ہیں اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ یعنی قرآن پاک کے ساتھ کسی اور کی اطاعت ہمیں مشرک بناتی ہے۔ راستہ قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔ اس کیلیے میری کتاب دیکھیں۔ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔

کیا ہم جو خود کو رسول ﷺ کا اطاعت گزار کہتے ہیں۔ اس راستے پر ہیں۔ اور اس راستے کی سمجھ رکھتے ہیں۔ یا فرقے بنا کر مشرک ہو چکے ہیں۔

سورہ محمد۔ آیات 23 تا 28۔ پارہ 26

پھر کیا تم سے یہ توقع ہے۔ کہ اگر پھر جاؤ۔ تو زمین میں فساد کرنے لگو۔ اور اپنے رشتوں کو توڑ ڈالو۔

یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی انہیں بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا کیا یہ لوگ قرآن پاک میں غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر قفل چڑھے ہوئے ہیں۔ بیشک جن لوگوں پر ہدایت یعنی قرآن واضح ہو چکا پھر اس کے بعد وہ مرتد ہو گئے۔ شیطان نے آسان بنا دیا ہے ان کیلئے یہ کام اور جھوٹی توقعات کا سلسلہ دراز کر رکھا ہے۔

یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب کو ناپسند کرنے والوں سے کہہ دیا کہ ہم بعض باتوں میں تمہاری اطاعت کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کی پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے پھر اس وقت ان کا کیا حال ہوگا جب فرشتے ان کی روح قبض کریں گے اور ان کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے ہوئے انہیں لے جائیں گے۔ یہ اسی لئے تو ہوگا کہ انہوں نے اس کی اطاعت کی جس نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر دیا ہے اور اس کی رضا کو پسند نہ کیا۔ اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے ان کے سب اعمال برباد کر دیے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو اندھا اور بہرہ کر دیا اور ان لوگوں پر لعنت کی جو قرآن پاک میں غور نہیں کرتے کیا ان کے دلوں کو تالے لگ گئے ہیں جو یہ قرآن پاک میں غور نہیں کرتے جن لوگوں کو ہدایت دی تھی قرآن پاک واضح ہو چکا تھا اس کے بعد وہ مرتد ہو گئے شیطان نے ان کے لئے جھوٹی توقعات کا سلسلہ دراز کر رکھا تھا

اس لئے انہوں نے قرآن پاک کو ناپسند کرنے والوں سے کہہ دیا کہ ہم بعض باتوں میں تمہارا کہنا مان لیں گے اللہ تعالیٰ ان کی خفیہ باتوں کو جانتا ہے پھر قرآن پاک کی کچھ باتوں میں دوسروں کی مرضی کرنے والوں کی روحیں جب فرشتے قبض کریں گے تو ان کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے ہوئے لے جائیں گے یہ اس لئے تو ہو گا کہ انہوں نے اس طریقے کی اطاعت کی جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا ہے اور اس کی رضا کا طریقہ اختیار نہ کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کے سب اعمال ضائع کر دیے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جنہوں نے قرآن پاک کی اطاعت کے ساتھ دوسروں کی اطاعت کی انہوں نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر دیا آئیں دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کسے کہتے ہیں سورہ المائدہ آیت 15 کا آخری حصہ اور آیت 16 پارہ نمبر 6 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''بے شک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے روشنی آ گئی ہے اور ایک ایسی واضح کتاب جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو اس کی رضا کے طالب ہیں سلامتی کے طریقے بتاتا ہے اور اپنی اجازت سے ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر دیتا ہے''۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا قرآن پاک ہے جو لوگ کچھ باتوں میں قرآن پاک کی اطاعت کرتے ہیں اور کچھ باتوں میں لوگوں کی اطاعت کرتے ہیں تو انہیں مرتد کیا گیا ہے ان پر لعنت کی گئی اور انہیں اندھا اور بہرا کیا گیا ان کے تمام اعمال اللہ تعالیٰ نے ضائع کر دیے۔

خواتین وحضرات!

کیا یہ لوگ فرقہ پرست نہیں ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ کہ ہم قرآن پاک کے ساتھ اپنے فرقوں پر بھی عمل کریں گے۔ کیونکہ انہیں قرآن پاک میں کچھ نظر نہیں آتا۔ ایسے ہی لوگوں کے دلوں پر تالے لگ چکے ہیں۔ وہ لوگ قرآن پاک میں غور نہیں کرتے۔ اس لیے انہیں قرآن پاک میں کچھ نظر نہیں آتا۔ ایسے لوگ ان آیات میں اپنا حشر دیکھ لیں۔ کہ مرنے سے پہلے ہی ان پر عذاب کا آغاز ہو جائے گا۔ انہیں مرتد کیا گیا ہے ان پر لعنت کی گئی اور انہیں اندھا اور بہرا کیا گیا ان کے تمام اعمال اللہ تعالیٰ نے ضائع کر دیے۔

ان آیات سے ہمیں پتہ چلا کہ قرآن پاک کے ساتھ کسی اور کی اطاعت کرنے والا مرتد ہے۔ تمام فرقے اپنے اپنے فرقوں کی اطاعت کرتے ہیں۔ اس طرح تمام فرقے مرتد ہیں مرتد کا مطلب ہے۔ اپنے دین سے پھر جانا۔ اُلٹے پاؤں پھر جانا۔ اُلٹے پاؤں پھر جانے کا مطلب ہے۔ کہ انسان جس راستے پر چل کر آیا تھا۔ اُسی راستے پر پھر واپس چل پڑے۔ اسے مرتد ہونا کہتے ہیں۔ اس کے لیے مثال دینا چاہوں گی۔ کہ ساری دنیا مختلف قسم کے فرقوں پر تھی۔ یعنی کافر تھی۔ رسول ﷺ نے جب اعلان نبوت کیا۔ تو جو جو لوگ آپ ﷺ پر ایمان لائے۔ یعنی جنہوں نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی۔ تو وہ ساری دنیا سے جدا ہو گئے۔ اور مسلم بن گئے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے ۔ اب اگر یہ مسلم قرآن پاک کے ساتھ کسی اور چیز کی اطاعت کریں گے تو پھر مرتد ہو جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہیں رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری سے پھر گئے۔

سورہ طٰہٰ۔ آیات 116 تا 127۔ پارہ 16

ور جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے اِسے سجدہ کیا مگر اُس نے حکم نہ مانا لہذا ہم نے آدم علیہ السلام سے کہا کہ یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے۔ یہ خیال رکھنا کہ وہ کہیں تم دونوں کو جنت سے نہ نکلوا دے۔ پھر تم مشقت میں پڑ جاؤ گے۔ یہاں تو تم نہ بھوکے رہتے ہو۔ نہ ننگے رہتے ہو نہ پیاس لگتی ہے اور نہ دھوپ، پھر شیطان نے آدم کے دل میں وسوسہ ڈالا اور کہا۔ اے آدم میں تمہیں ایک درخت نہ بتاؤں جس سے ہمیشہ کی زندگی اور لازوال بادشاہی حاصل ہوتی ہے۔ آخر ان دونوں نے اس درخت کا پھل کھا لیا جس سے ان کے ستر ان پر ظاہر ہو گئے۔ تو وہ جنت کے پتوں سے انہیں ڈھانکنے لگ گئے۔ اور آدم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی لہذا وہ بھٹک گیا پھر ان کے پروردگار نے اُنہیں چن لیا۔ ان کی توبہ قبول کی اور ہدایت دی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم دونوں سب یہاں سے اُتر جاؤ۔ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو گے پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے تو جو کوئی میری ہدایت کی اطاعت کرے گا وہ نہ تو گمراہ ہو گا اور نہ تکلیف اٹھائے گا۔ اور جو میری نصیحت یعنی کتاب سے منہ موڑے گا تو اُس کی زندگی تنگ ہو جائے گی اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے وہ کہے گا اے میرے رب تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا حالانکہ میں دنیا میں تو آنکھوں والا تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس طرح ہماری آیات تمہارے پاس آئیں تھیں تو تو نے اُنہیں بھلا دیا تھا۔ اسی طرح آج تو بھی بھلا دیا جائے گا۔ اور جو بھی حد سے بڑھ جائے اور اپنے رب کی آیات پر ایمان نہ لائے ہم اسے اسی طرح سزا دیں گے اور آخرت کا عذاب تو شدید اور باقی رہنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اُن لوگوں کو اندھا کر کے اٹھائیں گے جنہوں نے یہ رویہ اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ رکھا جس طرح لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو بھلا رکھا تھا اِس طرح اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے لوگوں کو بھلا دیں گے کیونکہ یہ لوگ حد سے بڑھنے والے تھے اللہ تعالیٰ کی حدود یعنی قرآن پاک کی حد چھوڑ کر آگے

بڑھنے والے تھے اور اپنے رب کی آیات نہیں مانتے تھے ایسے لوگوں کو اسی طرح کی سزا ملے گی اور آخرت کا عذاب تو بڑا سخت اور باقی رہنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے جب انسان اور شیطان کو جنت سے زمین پر منتقل کیا تو ساتھ یہ بھی نصیحت کی کہ تم دونوں ایک دوسرے کے دشمن ہو پھر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت یعنی کتاب آئے گی تو جو کوئی میری نصیحت یعنی کتاب سے منہ موڑے گا۔ تو اس کی زندگی تنگ ہو جائے گی اور قیامت والے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے وہ اللہ تعالیٰ سے پوچھیں گے کہ اللہ تعالیٰ تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا تو اللہ تعالیٰ جواب دیں گے کہ جس طرح میری آیات تمہارے پاس آئیں تھیں تو جو سلوک تم نے ان آیات کے ساتھ کیا تھا اس کی طرف آنکھیں بند کئے رکھیں تو وہی سلوک میں نے کیا کہ تو اندھا بنا ہوا تھا وہی بنا کر اٹھایا جس طرح میری آیات تمہارے پاس آئیں تھیں تو نے انہیں بھلا رکھا تھا آج تو بھی بھلا دیا جائیگا اور اللہ تعالیٰ کی آیات بھلانے والے لوگ حد سے بڑھنے والے لوگ ہیں یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کو ماننے والے نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ سزا کا یہ سلوک کریں گے کہ دنیا کی زندگی بھی تکلیفوں میں گزرے گی۔ اور آخرت میں اندھے ہونے کے ساتھ ساتھ باقی رہنے والا یعنی ہمیشہ کیلئے عذاب میں رہے گا۔

خواتین وحضرات!

قرآں پاک سے پہلے بھی جتنی کتابیں آئیں ان کے صفاتی نام بھی ہدایت اور نصیحت تھے اور اس قرآن پاک کے صفاتی نام نصیحت اور ہدایت بھی ہیں۔

خواتین وحضرات!

یہ کوئی اور لوگ نہیں ہیں یہ ہم لوگ ہی ہیں جنہوں نے قرآن پاک کی ہدایت اور نصیحت کو چھوڑ رکھا ہے اور ہماری زندگی تنگ ہے یہ صرف قرآن پاک سے منہ موڑنے کی وجہ سے ہے اگر ہم آج سے قرآن کی ہدایت اور نصیحت کی اطاعت شروع کر دیں تو نہ ہم گمراہ ہوں گے اور نہ تکلیف اٹھائیں گے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے ہر طرف امن ہو جائے گا کسی کی جان اور مال کو کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔

سورہ نمل آیات 79 تا 81 پارہ 20

بس اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں۔ یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔ بے شک آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو اپنی آواز سنا سکتے ہیں۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔ اور نہ آپؐ اندھوں کو ہدایت دے کر کر گمراہی سے بچا سکتے ہیں۔ آپ ﷺ صرف اسے سنا سکتے ہیں۔ جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔ بس وہی فرمانبردار ہیں۔ یعنی مسلم ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔ کہ آپؐ تو صرف ان کو سنا سکتے ہیں۔ جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔ یعنی ہماری آیات کو سچ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔ جسے صرف ایمان والے سن کر فرمابردار بن جاتے ہیں۔ اور جو فرمابردار نہیں بنتے۔ وہی اندھے بہرے اور مردہ ہیں۔

سورہ انعام۔ آیت 122۔ پارہ 8

کیا وہ جو مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ کر دیا اور اس کیلئے روشنی بنائی۔ اس کی مدد سے وہ لوگوں میں چلتا ہے۔ کیا وہ اُس کی طرح ہو سکتا ہے جو تاریکیوں میں ہو۔ کہ اُن میں سے نکل نہیں سکتا اس طرح کافروں کو اُن کے اعمال خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ زندہ اور مردے کی بات کر رہے ہیں۔ روشنی قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے یعنی جو انسان قرآن کی روشنی میں چلتا ہے وہ زندہ ہے اور جو قرآن پاک کی روشنی کے بغیر ہے وہ اندھیرے میں ہے یعنی مردہ ہے۔

قرآن پاک ایک جدید معاشرے اور جدید تعلیم کی تربیت کرتا ہے ایک تعلیم یافتہ انسان ہی اللہ تعالیٰ کی باتوں کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہے ایک تعلیم یافتہ انسان ہی رات دن اللہ تعالیٰ کے ہونے والے معجزوں کو سمجھ سکتا ہے یہ دنیاوی معجزے اتنے ہیں جو کہ کبھی ختم ہی نہیں ہوتے صرف آج کل جغرافک چینل کو ہی دیکھ لیجئے اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نئی نئی کہانیاں انسان پر روز کھلتی ہیں لہذا ایک تعلیم یافتہ انسان اللہ تعالیٰ کی قدرتوں میں غور کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیمات پر عمل کرے تو یہی اللہ تعالیٰ کی کتاب پر

عمل عبادت کی طرح ہی ہیں اس لئے ان کو نیک اعمال یا اعمال صالح کہا جاتا ہے آپ نے دیکھا ہوگا کہ پورے قرآن میں اللہ تعالیٰ اس طرح بیان کرتے ہیں'' جو ایمان لائے او صالح اعمال کرتے رہے ان کیلئے جنتیں ہیں'' یعنی جنھوں نے اللہ کی آیات کو سچ مانا اور اس کی اطاعت کی یہ صالح اعمال ہیں۔ جو اعمال اللہ تعالیٰ کی باتوں کی روشنی میں کئے لہذا ان کیلئے جنتیں ہیں۔ اور جو کافر یعنی فرقہ پرست ہیں جو تاریکیوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ وہاں سے نکل نہیں سکتے۔ اس طرح کافروں کو ان کے اعمال خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ اندھیرے والا انسان اور روشنی والا انسان برابر نہیں ہیں۔ روشنی والا انسان قرآن پاک والا ہے۔ اور اندھیرے والا انسان کافر یعنی فرقہ پرست ہے۔

سورہ کہف۔ آیات 100 تا 108۔ پارہ 15

اور وہ دن ہوگا جب ہم جہنم کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے بلکل سامنے لائیں گے۔ جن کی آنکھوں پر میری نصیحت یعنی قرآن پاک سے پردہ پڑا ہوا تھا اور وہ کچھ سننے کو تیار ہی نہ تھے۔ تو کیا یہ لوگ جنھوں نے کفر کیا ہے۔ یہ خیال کرتے ہیں کہ مجھے چھوڑ کر میرے غلاموں کو ہی ولی بنالیں گے ہم نے ایسے ہی کافروں کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے۔

آپ ﷺ کہیے کیا ہم تمہیں بتائیں کہ اعمال میں سب سے زیادہ نقصان اُٹھانے والے کون ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنی کوششیں دنیا کی زندگی کے لیے برباد کیں ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کی آیات سے کفر کیا اور ملاقات سے۔

پس ان کے سب اعمال ضائع ہو جائیں گے اور نہ ان کے لیے ہم کوئی وزن قائم کریں گے۔ یہ جہنم ان کا بدلہ ہے۔ جنھوں نے کفر کیا تھا۔ اور میری آیات اور رسولوں کا مذاق اڑایا۔ البتہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔ ان کی مہمان نوازی کے لیے فردوس کے باغ ہونگے۔ جس میں وہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے اور کبھی اس جگہ سے نکل کر دوسری جگہ نہ جانا چاہیں گے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔ جنھوں اپنے فرقوں کے مفسروں کو اپنا ولی بنا رکھا ہے۔ اور قرآن پاک سے آنکھیں بند کر رکھی ہیں۔ اور وہ قرآن پاک کے سچ کو سننا بھی گوارہ نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جس کی آنکھوں پر میری نصیحت یعنی قرآن پاک سے پردہ پڑا ہوا تھا اور وہ قرآن پاک کی بات سننے کے لیے تیار ہی نہ تھے۔ وہ کیا سوچتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے غلاموں کو ہی مددگار بنالیں گے۔ ایسے ہی کافروں کی مہمان نوازی کے لیے جہنم تیار پڑی ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے اعمال کا کوئی وزن نہیں ہوگا۔ یہ جہنم ہی ان کو بدلے میں ملے گی اور ایمان والے یعنی جن لوگوں نے قرآن پاک کی نصیحت پر عمل کیا ہوگا۔ ان کے لیے فردوس کے باغ ہونگے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہاں سے کہیں جانا نہ چاہیں گے۔

یہ فرقہ پرست لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ اور رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ میں دوسرے رسولوں کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ اور دوسرے رسولوں کی تضحیک کرتے ہیں۔ اور تمام رسولوں کو رسول ﷺ سے کم درجے کا سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں رسولوں میں فرق کرنے سے منع کیا ہے۔ اس کے بارے میں آیات دیکھنے کے لیے میری کتاب دیکھیں ایمان کسے کہتے ہیں اس کتاب کا پارٹ نمبر 2 رسولوں پر ایمان لانے کا کیا طریقہ ہے۔

سورہ انعام۔ آیات 50 تا 51۔ پارہ 7

آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں نہ ہی میں غیب جانتا ہوں اور نہ ہی میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف اس کی اطاعت کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کیا جاتا ہے آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہو سکتے ہیں کیا تم غور نہیں کرتے۔ اور ان لوگوں کو قرآن پاک کے ذریعے خبردار کیجئے جو اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اپنے رب کے سامنے جمع کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی ولی اور سفارش کرنے والا نہ ہوگا۔ تاکہ پرہیزگاری اختیار کریں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں پہلے رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔ جو رسول ﷺ سے ہے۔

پہلے رسول ﷺ کا خطاب سنتے ہیں رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

کہ نہ تو میرے پاس خزانے ہیں اور نہ میرے پاس غیب کا علم ہے اور نہ ہی میں فرشتہ ہوں بس میں تو اس کی اطاعت کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔ پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں کیا اندھا اور آنکھوں والے برابر ہو سکتے ہیں کیا تم غور نہیں کرتے۔

خواتین و حضرات!

نبی ﷺ نے خزانے کو ریجیکٹ کر دیا۔غیب کے علم کو ریجیکٹ کر دیا اور فرشتہ ہونے کو بھی ریجیکٹ کر دیا اور وحی کو امر کر دیا یعنی قرآن پاک کو امر کر دیا کہ خود بھی وہ وحی کی اطاعت کرتے ہیں اور فرقہ پرست ایسے اندھے لوگ ہیں کہ انہوں نے اس چیز یعنی قرآن کی اطاعت نہیں کی بلکہ ان چکروں میں پڑ گئے ہیں کہ رسول کو خزانہ کی چابیاں دیں گئی یا نہیں دیں گئی۔ان کے پاس غیب کا علم تھا یا نہیں تھا۔رسول ﷺ انسان تھے یا نور تھے

رسول ﷺ فرماتے ہیں کیا اندھا اور آنکھوں والے برابر ہو سکتے ہیں کیا تم غور نہیں کرتے۔

فرقہ پرست تو اندھے ہیں۔کہ ان کو قرآن پاک میں اُلٹا نظر آتا ہے۔رسول ﷺ ان کو کیا بتاتے ہیں۔اور یہ کیا لوگوں کو بتا رہے ہیں۔قرآن پاک کی اطاعت نہیں کرتے حالانکہ رسول ﷺ اسی قرآن پاک کی اطاعت کرتے ہیں۔

۔اس طرح فرقہ پرست رسول ﷺ کو جھٹلاتے ہیں۔اور قرآن پاک کو جھٹلا کر فرقوں میں مست ہیں۔ایسے تمام لوگوں کے لیے پھر آگے اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرمار ہے ہیں۔اور ان لوگوں کو قرآن پاک کے ذریعے خبر دار کیجئے جو اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اپنے رب کے سامنے جمع کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی ولی اور سفارش کرنے والا نہ ہوگا۔ تا کہ پرہیز گاری اختیار کریں۔

نوٹ۔۔میں نے ایک مختصر سا تعارف آنکھوں والی آیات کا بیان کیا ہے اس کی مکمل تفصیل کے لیے میری کتاب دیکھیں۔ اندھے بہرے اور مردہ کسے کہتے ہیں۔